

اِنَّ اَفْضَلَ لِلْبَيْتِ لَوُثِيَهُ مِنْ لَيْشَاوِنِ عَسَلِي اِنَّ تَبَعَكَ رَبِّكَ مَقَامًا مُّحْمَدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افضل و سنا ماکلا لاہور

چہار شنبہ

فی پرچہ اور

نمبر ۹۵

جلد ۳ ۲۷ شہزادہ شاہ ۲۸ اپریل ۱۹۲۹ء

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۷ شہزادہ شاہ ۲۸ اپریل ۱۹۲۹ء۔ ایک سرکاری اعلان میں آیا ہے کہ...

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طبیعت... (۱۷)

محترم نواب عبدالرشاد خاں صاحب کی علت

حرارت آج کم مگر تپش اور بول کی حالت کلی کی بد پورٹ کے مطابق ہے۔...

لاہور ۲۷ شہزادہ شاہ ۲۸ اپریل ۱۹۲۹ء۔ ایک سرکاری اعلان میں آیا ہے...

محکمہ روزگار کی سرگرمیاں! لاہور ۲۷ شہزادہ شاہ ۲۸ اپریل ۱۹۲۹ء۔ مغربی پنجاب میں...

پچاس کروڑ والے کاغذات چوری نہیں ہو چیف ایجنٹر کی طرف سے غلط فہمی کا ازالہ

قوم کی فوجی تربیت کا پھلا سبق... نشاندہ بازی

ان ایام میں جب کہ چڑیوں اور پرندوں کا شکار اٹے دینے اور بچے کھانے کی بنا پر بند ہو جاتا ہے۔...

نشاندہ بازی کا موقع بہم پہنچاتے ہیں۔

آج ہی ان کو منگا کر یاکتان کی نئی قوم کو صحیح نشان دہی کا موقعہ

بہم پہنچانے کے لئے اپنے

گھر یا کلب

میں نصب کر اپنے

..... تاکہ پاکستانی نو جوان

نشاندہ بازی کی صحیح مشق

کر کے قوم کے قابل فخر

سپاہی اور جانناز مجاہد بن سکیں۔

ٹرینس اور ان کے کلب کی جن

و بقعد او کثیر اسٹاک میں موجود ہیں۔

الفسٹن اسٹریٹ۔ کراچی۔ صدر

نشاندہ بازی

آئی۔ سی۔ آئی ٹرینس

قیمت ایک سو اسی روپے۔ 180

ابلی کاٹی ناک کلے پی جین

رایسو چھتر کا بکس قیمت ٹرینس روپے 570/- علاوہ یلٹریٹکس

خان بہادر حاجی وہا۔ الیکٹرک ڈس

میکری تعمیر کا بلا ق۔ CARTAIDGES

کہ یہ درست نہیں اور اصل ان سرکاری آڈوں کے ابتدائی...

راجہ حسن اختر کی پلایک انکو انری لاہور ۲۷ شہزادہ شاہ ۲۸ اپریل ۱۹۲۹ء۔

نیشکر کی خوشگوار فصل

لاہور ۲۷ شہزادہ شاہ ۲۸ اپریل ۱۹۲۹ء۔ مغربی پنجاب کے محکمہ زراعت کے...

ربوہ کی وادی بے آب و گیاہ میں احمدی ستورات

پہلا جلسہ سالانہ

منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء

پہلے دن کی کارروائی

سورۃ فتح صبح مردانہ علیہ گاہ سے یہ تہ ناصرت
 امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث علیہ السلام نے ہفت روزہ الفضل
 کا افتتاحی تقریر لکھی اور اس میں فرمایا کہ یہ سنی گئی۔
 حضور نے جو دعائیں فرمائیں سلام مستورات ان میں
 بھی اور سجدے میں بھی شامل ہوئیں۔ حضور کی تقریر
 کے بعد نماز جمعہ کے بعد پہلا جلسہ منعقد ہوا جس میں
 مشورہ ہوا۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی
 تقریر بھی پڑھی اور لاؤڈ سپیکر سے سنائی گئی۔ مردانہ علیہ گاہ
 کی تقریریں بھی سنائی جاتی ہیں۔

دوسرے دن کی کارروائی

سورۃ فاتحہ کے ساتھ شروع ہوا۔ تلاوت
 قرآن کریم اور نظم کے بعد حضرت امیر المؤمنین
 صاحب نے زیر عنوان "مسلمان ستورات کا
 لائحہ عمل" تقریر کی۔ جس میں بتلایا گیا کہ کس
 طرح مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے سوجھ
 بوجھ چلی سکیں۔ یہ عمل کیا گیا۔ خود زوی و رشتہ
 پریت کے واقعات بیان کرنے کے بعد
 آپ نے مسلمان عورتوں کو اپنے بچاؤ کا سامان
 اپنے پاس رکھنے، فوجی ٹریننگ لینے اور اپنی
 عملی زندگی میں اصلاح کرنے کی تلقین کی۔
 سارا سے آٹھ بجے حضرت امیر المؤمنین
 علیہ السلام نے انیسویں روز کی تقریر شروع
 ہوئی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ یہ ربوہ کے
 افتتاح کا جلسہ ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی
 رضا کے ماتحت ہیں کچھ عرصہ کے لئے
 قادیان چھوڑنا پڑا ہے۔ اس لئے ضروری
 تھا کہ کوئی ایسا مرکز بنائیں۔ جس میں جماعتی
 نظام کو قائم رکھیں۔ حضور نے جلسہ کی بعض
 وقایع اور اہمیت بیان فرمائی۔ پھر گورنمنٹ
 صاحب اور صحابیات کی قربانیاں کو بیان فرماتے
 ہوئے حضور نے مستورات کو اہمیت اور اسلام
 کے لئے قربانیاں کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور
 عورتوں کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ تم اپنی
 رشتہ داروں اپنی اولادوں اور اپنے مردوں
 کو قربانی کے لئے آمادہ کرو۔ حضور کی تفصیلی تقریر
 وقت و اللہ جلد منظر کر دی جائے گی۔

تیسرے دن کی کارروائی

صبح پانچ بجے جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم
 اور اللہ کے بعد امیر المؤمنین صاحب نے ہماری
 ہجرت اور موجودہ حالات میں ہماری ذمہ داریاں

سیرۃ خاتم النبیین (ج ۱)

مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

اس کتاب کے پہلے دو حصے عرصہ پراش لے چکے ہیں۔ اور اب یہ تیسرا حصہ شائع ہوا
 ہے۔ جس میں غزوہ بنو نضیر کے بعد کے حالات سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ان بیسی خلو طائفہ کے حالات درج ہیں۔ جو آپ نے صلح حدیبیہ کے بعد مختلف بادشاہوں
 کے نام ارسال فرمائے۔ اور اس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک مکتوب کا بلاک
 فرمایا ہے۔ جو کہ حضور نے مقوقس مصر کے نام ارسال فرمایا تھا۔
 جیسا کہ کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ سو پورہ تصنیف صرف سیرت خاتم النبیین حصہ سوم کی
 جزد اول پر مشتمل ہے۔ باقی ماندہ جزد اشار اللہ بدین شائع ہوں گی۔

کتاب کا سائز ۲۰x۳۶ ہے۔ اور حجم ۲۱۶ صفحات پر مشتمل ہے قیمت باوجود موجودہ گرانی
 کے غیر مجلد اڑھائی روپے۔ اور مجلد ۳ روپے رکھی گئی ہے۔ نئے کا پتہ حسب ذیل ہے۔
 (۱) ناظر صاحب، تالیف و تصنیف، ربوہ ڈاک خانہ حیدرآباد
 (۲) منیجر بک ڈپو تالیف و تصنیف، ۸ میل روڈ لاہور

کے عنوان پر مضمون سنایا۔ اس کے بعد نصیر نے
 صاحب نے جماعت احمدیہ کا استقبال کے موضوع
 پر اپنا مضمون سنایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود کی
 جانشین ترقی کی پیش گوئیاں بیان کیں۔ اور بتایا کہ
 کس طرح جماعت احمدیہ کی پیدائش ایک بیج
 کی مانند ہوئی۔ اس بیج کو ایک فن آور دوست
 بیٹے دیکھا ہماری اپنی قربانیوں پر منحصر ہے۔
 قربانیوں سے ہی ہماری جماعت ترقی کر سکتی ہے
 ہم عورتوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنی
 مردوں اور رشتہ داروں کو قربانی کے لئے
 تیار کریں۔ آخر میں اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے
 التزام سے دعا کرنے کی تلقین کی۔

امیر المؤمنین صاحب نے وصیت پر تقریر کی
 انہوں نے بتایا کہ حضور کے نزدیک جماعت کے
 ایمان کا کم سے کم مظاہرہ وصیت ہے۔ صحابہ کی
 قربانیوں کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح
 انہوں نے اپنا سب کچھ دن کے لئے قربان کر دیا
 ہم سے تو صرف پہ حصہ کی وصیت کی حکم ہے۔
 عورتوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ وصیت
 کے لئے اپنے گھر میں مردوں۔ بچوں اور رشتہ داروں
 کو تلقین کریں۔

حضرت امیر المؤمنین صاحب نے فرمایا
 اور زمین پر اپنا مضمون سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ
 کس طرح خانہ کعبہ کی تعمیر ہوئی۔ کس طرح حضرت
 ابراہیم علیہ السلام نے اس موقع پر دعائیں کیں۔ آپ
 نے تحریک کی کہ ربوہ کی تعمیر کے وقت ہمیں بھی
 یہ دعائیں کرنی چاہئیں۔

حضرت امیر المؤمنین صاحب نے قربانی پر اپنا
 مضمون سنایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ جب
 خدا اس امور کو کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کی
 جماعت کو ہر قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ یہ
 قربانیاں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ مالی اور جان ہر پورے
 مقصد کو پورا کرنے کے لئے دو قربانیوں
 کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے صحابہ کو ہفتہ عادت حاصل ہوئی
 وہ انہی قربانیوں کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ اگر آج
 ہم بھی مجسمہ قربانی بن جائیں۔ تو کامیابی یقینی ہے۔
 عورتوں کو چاہئے کہ وہ قربانیوں کریں اور
 اپنے مردوں کو بھی قربانی کے لئے تیار کریں۔
 آخر میں حضرت سیدہ خدیجہ کی عظمت اور اللہ کے
 صاحب نے پھر امیر المؤمنین کے وفات اور تعمیر ربوہ کے
 لئے ہمیں ہزار روپیہ چندہ کی تحریک پر ایک مختصر

بقیہ صفحہ ۳
 گونجی ہوئی چیزیں ابھی تک اس کے پاؤں میں
 زنجیریں بکڑ پڑی ہوئی ہیں۔

معاصر نے دیکھ لیا ہے کہ مسلم لیگیوں کی
 آڑ لے کر احرار یوں نے اس جلسہ میں صرف اپنی
 احراری بن کا ہی مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے بڑھ
 کر نہ معلوم معاصر ان سے اور بھی توقع کر سکتا
 ہے۔ اگر اب بھی ہماری بات کا یقین نہ ہو
 تو خود جناب حضور ایم۔ اے سے ویر آزادی زبانی
 سن لیجئے۔ اس وقت ۲۷ اپریل ۱۹۴۹ء کے
 انار میں آپ نہایت شیخی سے رقمطراز ہیں۔
 جہاں کبھی بھی احرار نے کثرت سے
 لگیں شہادت کی ہے۔ مرزا یوں کا کاٹنا
 کبھی کبھی ہم میں مسلم لیگ کا صدر مرزا ہی تھا
 احرار اور مسلم لیگ کا جھگڑا کر رکھا تھا
 مسلم لیگ کارکنوں نے ایک بیٹی دودو گولش
 باہر کر دیا۔ اب وہاں امن اور یقین ہے۔
 اس کا نام ہے چوری اور سینہ زوری۔ کی
 معاصر چاہتا ہے کہ تمام مسلم لیگ میں اس قسم
 کا احراری بن جاوے اور کھڑا ہو جائے۔ جس
 طرح جہلم میں بقول ہیر آزاد ہوا ہے۔ کی
 معاصر احرار یوں سے احراری بن جاوے اور کھڑا
 ہے۔ کیا قائد اعظم کا یہی منشا تھا؟ کیا
 مسلم لیگ کو احراری بن پر قربان کر دیا جائے
 سلطنت وقت ہے؟

ہر صاحب استقامت احمدی
 کا فرض ہے۔ کہ وہ افضل خود
 خرید کر پڑھے۔

دعا کے درخواں بیار ہے۔ آج کل صنعت
 پے در پے ہو جاتے ہیں۔ اجاب درود دل سے
 اس کی صحت کاملہ و عافیت کے لئے دعا فرمائیے۔
 دعا کار محمد صدیق کا تب روزنامہ الفضل لاہور

۴ تقریر کرنے ہوئے عورتوں کو چندہ دینے والی
 قربانی کرنے کی تلقین کی۔ خاک راہ اللہ السلام

مکرمی عبد العزیز صاحب کی کنڈم روٹی

سرطوبت صاحب جو ۲۲ سال کے لندن دن سے
 علیہ سالانہ ربوہ میں شہریت کی نعرے سے شریف لائے
 تھے۔ آج بدمعاشان میں کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔
 وہاں سے ۲۰ کو بدمعاش ہوئی جو ذرا دن ہو جائیں گے
 اسٹیشن پر بہت سے دوست اور ان کے لئے کاغذ
 تھے۔ حضرت ڈاکٹر غلام نواز صاحب مولوی عبدالغنی
 صاحب جو بدمعاش اور احمد صاحب باجوہ صاحبزادہ
 ڈاکٹر مرزا انور احمد صاحب نے ایک مجمع میں ملنے کے ساتھ
 الوداع کیا۔ اجاب دعا فرمادی کہ سفر ان کے واسطے
 بابرکت ثابت ہو اور بخیریت منزل مقصد کو پہنچ جائیں

اعلان نکاح

غزویہ ۱۹۴۹ء ہادی بنہ۔ جناب ابو البشارت مولوی عبدالغفور
 صاحب مولیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نکاح محمد رشید الدین صاحب
 ذریعہ صاحب صاحبہ (۳۱) کے لئے ہے۔
 بہرہ ۱۰۰۰ روپیہ کے لئے ہے۔ ان کو بتمام ربوہ حضرت امیر
 المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اجاب دعا فرمادی
 کہ اللہ تعالیٰ انہیں کے لئے بابرکت برکت کرے۔
 (ادارہ)

سب سے
 دعا کے درخواں بیار ہے۔ آج کل صنعت
 پے در پے ہو جاتے ہیں۔ اجاب درود دل سے
 اس کی صحت کاملہ و عافیت کے لئے دعا فرمائیے۔
 دعا کار محمد صدیق کا تب روزنامہ الفضل لاہور

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۴ اپریل ۱۹۳۵ء

مسلم لیگ اور احراری

(۱۲)

کل ہم نے افضل میں چینیٹی جلسہ کی روڈ اور روزنامہ "تسنیم" سے اپنے افتتاحیہ میں نقل کی تھی۔ اس روڈ اور کے مطالعہ سے ہمارے اس معاصر کو جو احراریوں کی مسلم لیگ میں شمولیت کی راہ تیار کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ اس جلسہ کا نتیجہ میں خاص ان دونوں میں کرنے کا کیا مطلب تھا۔ آج ہم چاہتے ہیں کہ اس روڈ اور کا تصور سا جائزہ لیں۔ اگرچہ روڈ اور نگار صاحب نے فرماتے ہیں۔ کہ "بہر حال جلسہ کا میاں بے راز مگر ان کی تحریر کا ایک ایک حرف بتا رہا ہے کہ جلسہ نہایت ناکام رہا۔ لیکن ہمیں اس سے غرض نہیں۔ ہم جو بات معاصر کے علم میں لانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جیسا کہ جلسہ کی روڈ اور کے پہلے فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ جلسہ کے وہی مسلم لیگ کے کارکن تھے۔ لیکن مقررین بیشتر احراری تھے۔ اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ یہ احراری اپنے احراریوں کے جراثیم کس طرح مسلم لیگیوں میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان مسلم لیگیوں نے جلسہ محض احراریوں کی اٹیخت پر بلایا تھا۔ ایسا جلسہ پاک کرنے کی انہوں نے لیگ کی عہدہ بندی یا رکنوں کی مجلس عالمہ سے کوئی اجازت نہیں لی تھی۔ اور یہ جلسہ قطعاً مسلم لیگ کے اصولوں کے مطابق منعقد نہیں کیا گیا تھا۔ کیونکہ مسلم لیگ کے اصول اجازت نہیں دیتے۔ کہ مسلمانوں میں، عقائدی اختلافات کی بنا پر اس طرح کے جلسے کئے جائیں۔ جن کی غرض کسی خاص فرقہ کے خلاف منافرت پھیلانا یا اشتعال انگیزی کرنا ہو۔ قائد اعظم نے اس قسم کی باتوں کو سختی سے ممنوع قرار دیا ہے اور ہے۔ اور جب بھی ہوا فتنہ ساز لوگوں نے ان کی زندگی میں اس قسم کی کوشش کی۔ آپ نے اس کو سختی سے دبا دیا۔ ہیں یقین ہے کہ معاصر بھی اس امر میں قائد اعظم کی دانشمندی اور مصاحت بینی کا قابل ہو گا۔ خود معاصر کی جدوجہد کہ مسلم لیگ سے کسی مسلمان کو نہ روکا جائے اس حقیقت شناسی کا عملی ثبوت ہے۔

کجا جاسکتا ہے کہ یہ جلسہ تو محض تبلیغی حیثیت رکھتا تھا۔ اور اس طرح احراریوں کو اپنی

معتقدات کی اشاعت کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح ہر کسی کو حق ہے۔ کہ وہ کسی خاص مسئلہ کے متعلق اپنے معتقدات کی تبلیغ کرے۔ شاید معاصر کو یہ بتانے کی ہیں ضرورت نہیں ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ایک قابل فتنہ تبلیغی جماعت ہے اور اس سے بڑھ کر دوسروں کے تبلیغی حقوق کا کوئی حامی نہیں ہے۔ اگر کسی جلسہ کی غرض ان مسائل پر آرام اور ہمدردی سے غور و فکر کرنا ہو جو جماعت احمدیہ اور بعض دوسرے مسلمانوں کے درمیان اختلافی حیثیت رکھتے ہیں تو اس سے بڑھ کر ہمیں کسی حسیب کی خوشی نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہم معاصر ہی سے پوچھتے ہیں۔ کہ احراریوں کی اٹیخت پر جو جلسے جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلے ہوئے رہے ہیں۔ یا اب ہوتے ہیں۔ کیا ان کو امن عامہ کے رد میں پسندیدہ سمجھا جاسکتا ہے؟

اسی چینیٹی جلسے کے متعلق ہی غور فرمائیے کہ جلسہ پہلے مسلم لیگ کے پردے میں کیا جا رہا تھا۔ اور بعض چینیٹی غیر احمدی دوستوں نے اس دعوے میں آکر داعیان کی مالی امداد بھی کی تھی۔ لیکن بعد میں جب پہلے پہلے احراریوں کی نمائش پرنا شروع ہوئی۔ تو سننا جاتا ہے۔ کہ بعض غیر دوستوں نے یہ حرکات مذہبی و فتنہ کر اپنے جذبے واپس لے لینے کی کوششیں کیں۔ جن میں سے بعض شائد کا میاں بھی ہو گئے۔ اگرچہ یہ ناممکن بات ہے (ہی نہیں بلکہ اس عجیب و غریب جلسہ کی لطیف جس کی روڈ اور ایک اسلامی جماعت کے بھائی نے لکھی ہے۔ اور جو معاصر کی نظروں سے گزر چکی ہے۔ پولیس بچاری کو بھی ہنگام ہونا پڑا۔ اور دنوں ہم اٹھنا چاہتے تھے۔ تو باہر کی فساد کی جاننا مناسب خیال کیا گیا۔

اب بتایا جائے کہ جس جلسہ کی وجہ سے پولیس کو خواہ مخواہ ہنگام ہونا پڑا ہے۔ وہ جلسہ سو اٹھ احراریوں کے کس کا جلسہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کو محض تبلیغی جلسہ کس طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ اگر کھولیں دھونسوں کا نام نہیں معتقدات پر فخر فرمے۔ تو واقعی احراری دفاعی کانفرنس اور روزنامہ آزاد کے افتتاحیہ فکر و غور کی بہترین شاہین ہیں۔ اگر وہی گنگا مشینوں کو اپنی

فقرہ بازیوں۔ اشتعال انگیزیوں۔ منافرت پاشیوں کا نام دلائل ہے۔ تو واقعی احراری مقررین اور اشاد و پردازوں کی دھواں دھار تقریریں اور مرصع سخنیں افلاطون کے فلسفہ نہیکامہ پر بھی نائن اور بیماری ہیں۔ اسلام کا اس سے بہتر نمونہ کہاں مل سکتا ہے۔

ہوئے تم دوست جس کے ذہن کا آسمان کیوں ہو روزنامہ "تسنیم" کے روڈ اور نگار صاحب کے سامعین کے متعلق فرماتے ہیں۔ "سامعین ادھر کے تھے نہ ادھر کے" یعنی نہ تو مسلم لیگ تھے۔ اور نہ احراری۔ کتنا عجیب بیان ہے۔ ظاہر ہے کہ جلسہ میں دولت افزوں ہونے والے محض تماشاخی تھے۔ جو یہ نہیں جلسہ کا نام سن کر تماشہ دیکھنے کے لئے آگئے تھے۔ ورنہ نہ ان کو داعیان سے تعلق تھا۔ اور نہ مقررین سے دلچسپی ایک تماشہ تھا جو ہوا رہا تھا۔ جیسا کہ اکثر تماشے ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ محض دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ روڈ اور نگار فرماتے ہیں۔

اس لحاظ سے یہ جلسہ عجیب و غریب تھا۔ اور اس عجیب و غریب جلسہ میں ہیں دعوت اسلامی کو پیش کرنا تھا۔ یعنی اسی طرح جس طرح کوئی ایک مختلف مجمع لگانے والے سمجھوتہ کریں۔ اور کچھ لہو دیگرے ایک ہی جمع سے مستفید ہونے کی سازش کریں۔ مسخریم کے بعد دانستہ لکھانے والا اور دانستہ لکھانے والے کے بعد اکیروالا و فیرو وغیرہ۔ یہاں شاید ہم جنس کے ساتھ ہم جنس کی پرداز والا معرکہ اس طرح بڑھا جاتا ہے۔

گندنا جنس بانا جنس پرداز ہم روڈ اور نگار کی خدمت میں یہاں صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ آپ نے لاہور والی دنائے کانفرنس نہیں دیکھی تھی۔ وہاں بھی تو آپ نے چارے سازو سامان کے ساتھ اڈا لگا رکھا تھا۔ کی آپ نے اس کانفرنس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا تھا۔ بے شک آپ نے چند کتابیں تو ضرور بیچ لی ہوں گی۔ مگر دعوت اسلامی کو خیر اس کا جو حشر دفاعی کانفرنس میں ہوا ہو گا۔ اس سے بڑھ کر آپ کو چینیٹی میں کیا امید ہو سکتی تھی۔ لیکن پھر بھی ہم آپ کی ہمت کی داد دیتے ہیں۔ کہ جلسہ میں جا ہی ہو پچھے۔ اور ساتھ ساتھ مادیوں کے لئے تو وہاں دنیا کے کن روں تک ہی نہ جانا پڑے۔ اور پھر دعوت اسلامی کے لئے توجہ

دشمت تو دشمنت میں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے بھر ظلمات میں دوڑا دیئے گھر سے ہم نے پھر روڈ اور نگار رقم فرما دیں۔

پھر یہ سن کر عجیب ہوا کہ صرف ایک جلسہ کے لئے درجن ڈیڑھ درجن مقررین

کو بلایا گیا تھا جن میں سے ہر ایک گھنٹہ دو گھنٹہ بولنے کے آیا تھا

اس میں نہیں معلوم تعجب کی کوئی بات ہے۔ آج کل عیسوں کی کساد بازاری ہے۔ اور پھر احراری مقررین کے لئے تو بازار خاص طور پر بند ہے۔ ورنہ لائل پور میں مسلم لیگ کے ترقی پسند گروپ میں گھسنے اور چینیٹی میں مسلم لیگ کی نقاب اڑھنے کی ضرورت ہی کی تھی۔ یہ تو بھلا جو حشر امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح اٹنی امام جماعت احمدیہ امیہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کہ انہوں نے "رجوع" میں سالانہ اور مرکز نوکی نیاد کا جلسہ منعقد کیا اور ان بے چاروں کو بھی احراریوں کی نمائش کرنے اور چار سامعین جلسہ کا موہہ دیکھنے کا بہانہ نصیب ہو گیا۔ ورنہ اب وہ سامعین کے ٹھٹھیں مارنے ہوئے سمندر کہاں اور ویسے تماشائی تو جہاں چاہے مل جاتے ہیں۔ خواہ لاہور ہو یا چینیٹی

جلسہ چینیٹی کے تماشہ پن کا نقشہ بھی روڈ اور نگار نے جس چابک دستی سے لکھنا ہے۔ بیدوشادہ فرماتے ہیں۔

جلسہ کو نظم سے بچانے کی امکانی حد تک کوشش کی گئی تھی۔ اعلان کسی اور وقت کے لئے ہوتا۔ اور جلسہ کسی اور وقت شروع ہوتا تھا۔ نام کسی اور صاحب کا لیا جاتا تھا۔ اور بولتے تھے کوئی اور صاحب۔ وقت الاٹ کی جاتا تھا کسی اور مقرر اور استعمال ہوتا تھا کسی اور مقرر میں۔ اس طرح کچھ مقررین نے بھی منتظرین سے ہم آہنگی کا ثبوت دینے کی کوشش کی۔ بوجھ کو چینیٹی میں چھوڑ کر کتنی ہی بار زبان کا مسافر کرہ ارضی کی سیاحت کو نکل نکل گیا۔ اور جب سفر ختم ہوا۔ تو اس کے سوا کچھ تیج نہ لکھتا کہ زمین گولی ہے۔"

دیکھئے جلسہ کی رنگ رنگ میں احراریوں کی بھڑک رہا ہے یا نہیں۔ آخر ایسے جلسے کو ہی تو یہ حال جلسہ کا میاں رہا۔ کجا جاتا ہے۔ خاص کر جب کہ اس کی روح و دال احراری مقررین ہوں۔ اسلامی نظم و ضبط کا اس سے بہتر نمونہ کہاں مل سکتا ہے۔ یہ اسلام کے ان مہدین کا جلسہ تھا۔ جو تقسیم سے پہلے مسلم لیگ اور اس کے بڑے بڑوں کو وہ کچھ سناتے تھے۔ جن کی گویا ایک تک گئی کو چوں میں ترسم ہے۔ اور جو وقت کے بعد مسلم لیگ کے کتا دھرتا بنا چاہتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پاکستان کے دماغ کی تمام ذمہ داری اب انہی کے کندھوں پر آ پڑی ہے۔ ورنہ کمالیکہ وہ قدم دیا ہی دیکھیں صدمہ کالم ملتا ہے۔

اسلام میں حکومت کا تصور

د تقریر بکر محمد قاضی محمد اسم صائب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور برنوز جیلہ لائبریری

(۲)

یہ عجیب بات ہے کہ اس زمانے میں دوبارہ مسلمانوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہونا تھا۔ کہ انہیں اپنی حکومت اور اپنی سیاست اسلامی اصولوں پر ڈھالنی چاہیے۔ اور اسی زمانے میں دشمن نے یہ سوال اٹھانا تھا کہ اگر اسلام ایک دائمی اور مکمل تعلیم ہے۔ تو اس کا عملی نمونہ کہاں ہے۔ عین اسی زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اسلامی خلافت کا عملی نمونہ دوبارہ قائم کر کے دکھا دیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو بھولا نہیں۔ اس نے اپنی مکمل تعلیم نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ بھیج کر اور اس کا عملی نمونہ ایک دفعہ دکھا کر دنیا کو چھوڑ نہیں دیا۔ بلکہ عین وقت پر پھر دنیا کو یاد کر دیا ہے۔ کہ اسلام اسی کا بھیجا ہوا دین ہے اور وہ اسکی تروتازگی اور اسکی زندگی کا خیال خود رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ اور اسکی انیسویں سنہ بھی زندہ ہے۔ پھر یہ بھی عجیب بات ہے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں میں سے بعض ایسے لوگ پیدا ہوئے۔ جو کہنے لگے کہ اب خلافت کا زمانہ نہیں۔ اب پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے خود اس خیال کو ناکام کر دیا۔ اور جماعت احمدیہ کی کوئٹہ ساری مسلمان دنیا کو پھر اس خیال پر قائم کر دیا۔ کہ خلافت ہی وہ روحانی نظام ہے۔ جس کا پیغام اسلام نے دنیا کو دیا ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت کو دنیا میں بار بار قائم کرتا ہے۔ یہ روحانی نظام ہمیشہ نظر نہیں آتا۔ لیکن اسی زمانے میں اس کا قائم ہونا اور دنیا میں موجود ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ اس زمانے میں دوست اور دشمن نے یہ سوال اٹھانا تھا۔ کہ اگر اسلام بھی اجتماعی زندگی کے لئے کوئی اعلیٰ درجے کا نظام پیش کرتا ہے۔ تو اسکی عملی شکل کیا ہے؟ سو خدا کا یہ احسان ہے۔ کہ اسلامی خلافت جو کہ اسلامی حکومت اور سیاست کی آئینہ نما تصویر ہے۔ وہ آئینہ دار اسلام میں ہی دنیا میں قائم ہوئی۔ اور اب اس زمانے میں اسے دوبارہ قائم کیا گیا ہے۔ کہ ایک طرف دنیا کو اسلام کی زندگی کا ثبوت ہے۔ اور دوسری طرف اگر دنیا اس آئینہ نما روحانی نظام سے فائدہ اٹھانا چاہے۔ تو اس کا راستہ بھی اس کے لئے کھلا رہے۔ کسی آئینہ نما روحانی نظام سے فائدہ اٹھانے کی ایک تو یہ صورت ہے۔ کہ اس نظام میں لوگ شامل ہوں۔ لیکن اس سے اتر کر اپنی صورتیں بھی ہیں۔ اور وہ ہے کہ جس حد تک اپنے حالات کے ماتحت یا اپنی کمیوں اور کمزوریوں کے ماتحت، بھی کوئی قوم اپنے آپ کو اس نظام کے قریب لاسکے لاسے۔ آج کل کی لوگ اس بات کو پوری طرح نہیں

سمجھتے۔ وہ ایک طرف اسلام کے آئینہ نما روحانی نظام کو دیکھتے ہیں۔ دوسری طرف وہ اپنے آپ کو اپنی کمزوریوں اور کمزوریوں کو دیکھتے ہیں۔ پھر یہ تو وہ اپنے متعلق جو طے دعوے کر۔ نہ شروع کر دیتے ہیں۔ یا اس حد تک یوس ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم سے اب وہ کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور اسلام ان کے نزدیک ہمہ گزشتہ کا ایک واقعہ بن کر رہ گیا ہے۔ جو اس کا فائدہ تقاضا ہو چکا۔ اب ہمارے لئے اسی میں کچھ بھی نہیں۔ یہ بات درست نہیں۔ ہمارے زمانے میں بھی لوگوں کو خدائی وعدوں پر یقین رکھنا چاہیے۔ اگر وہ خدائی وعدوں پر یقین رکھیں گے۔ تو ضرور اسکی روحانی نظام کو پالیں گے۔ جس کا وعدہ اس زمانے کے لئے ہے۔ اگر اس حد تک ان کے سینے نہ کھلیں۔ تو پھر انہیں کوشش کرنی چاہیے۔ کہ اس روحانی نظام کا نقشہ جو تاریخ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے جس قدر بھی اپنے آپ کو قریب کر سکیں۔ کریں۔

قرآن شریف سے اسلام کی تاریخ سے اور سابق انبیاء کی تاریخ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ سربس کے بعد خلافت قائم ہوتی ہے۔ اور خلیفہ مومنون کے انتخاب سے ہوتا ہے۔ عجیب بات ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے بھی یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا خلیفہ منتخب ہوتا ہے۔ اور کیا خلافت کو عام اصطلاح میں ڈیکورٹیک کہہ سکتے ہیں۔ ممکن ہے یہ شبہ تاریخ اسلام سے ناواقفیت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہو۔ لیکن یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ شبہ اس روحانی زندگی کے لئے ہے۔ جو مسلمانوں کو اسلام سے پیدا ہو چکا ہے۔ اسی لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دور کی۔ حضرت مسیح موعود کے خلفاء منتخب ہوئے۔ سو اگر کسی کو بھی اس بات کا علم نہ تھا۔ تو اب اسے علم ہو جانا چاہیے۔ کہ خلفاء منتخب ہوتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ ان کے انتخاب کو اپنا انتخاب قرار دیتا ہے۔ یہ اسی لئے کہ ایک ہی وجود ایک طرف انسانوں کا اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کا نمائندہ ہو۔ اور خدا اور بندے کے اس رشتے اور پورے کا ایک عملی نمونہ ہو۔ جس کے لئے خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء منتخب ہوئے۔ اور ان کے انتخاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنا انتخاب قرار دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اول کو بعض لوگوں نے معزول کرنا چاہا۔ اس خیال سے کہ گویا ان کا مقام لوگوں کے انتخاب کی وجہ سے ہے۔ لیکن حضرت خلیفہ اول نے اس سے انکار کر دیا۔ اور کہہ دیا کہ مجھے خلیفہ خدا نے بنایا ہے۔ بندوں کا انتخاب آپ کے انتخاب کی ایک ظاہری شکل تھی۔ اسی طرح انبیا اسلام کے چاروں خلفاء منتخب ہوئے۔ اور ان کے

متعلق بھی جب دشمن نے کوشش کی۔ کہ انہیں معزول کیا جائے۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کی تائید کی۔ اور وہ تاریخ میں اور عقیدت عامہ میں خلیفہ ہی رہے۔ اور کوئی یہ نہ کہہ سکا۔ کہ ان کو گویا معزول کر دیا گیا ہے۔ جمہوریت کا اصول اسلامی تعلیم کے لحاظ سے ایک عام اصول ہے۔ اس لئے کہ قرآن شریف میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ ان تعدد الالہانیت الیٰ اھلھا۔ کہ تم اپنی امانتوں کو ایسے لوگوں کے سپرد کرو۔ جو اس کے اہل ہوں۔ اہلیت کا فیصلہ لوگ خود ہی کر سکتے ہیں۔ اور اہلیت کا فیصلہ اگر لوگوں نے کرنا ہے۔ تو اس سے جمہوریت ہی ثابت ہوتی ہے۔ نہ کہ کچھ اور ماں اس میں جمہور کے فرائض اور ان کی ذمہ داری کی طرف ایک زبردست اشارہ ہے۔ اور وہ یہ کہ جمہوریت کا تقاضا ہے۔ کہ جمہور دیا ننداری سے اس بات کا فیصلہ کریں۔ کہ امین کون ہے۔ اور امانت کے جو اہل ہوں۔ اپنے حقوق کی حفاظت کا کام صرف اپنی کے سپرد کریں۔ اس سے جمہوریت کی بنیادوں کا علم ہوتا ہے۔ اور یہ پتہ لگتا ہے۔ کہ جمہوریت کی کامیابی کی ذمہ داری کس پر ہے۔ آج کل جمہوریت کو کوکسنا بھی عام ہو رہا ہے۔ لیکن لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جمہوریت اگر ناکام ہوتی ہے۔ تو کیوں؟ اسلامی تعلیم پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جمہوریت کی کامیابی کی ذمہ داری خود جمہور پر ہے۔ اگر وہ خوب سوچ سمجھ کر اپنے حقوق کو ایسے لوگوں کے سپرد کریں گے۔ جو اس کے اہل ہیں۔ تو پھر وہ امید رکھ سکتے ہیں۔ کہ ان کے حقوق محفوظ رہیں گے۔ اگر وہ شروع میں ہی اپنے نمائندے منتخب کرتے وقت نسلی یا قومی یا خونی تعصب سے کام لیں گے۔ تو پھر وہ اپنے حقوق کو خود تباہ کرنے والے ہونگے۔ ایسے حالات میں اگر جمہوریت ناکام ہو جائے۔ تو اسکی ذمہ داری خود جمہور پر ہوگی۔

قرآن شریف میں جمہور کی ذمہ داری بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حاکموں کی ذمہ داری بھی بیان کر دی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ حاکم بے شک حکم دیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں۔ کہ ان کے حکموں میں حکمت بھی ہو۔ اور عدل ہی۔ و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل۔ حکم میں حکمت کی طرف اشارہ ہے۔ اور حکمت کے یہ معنی ہیں۔ کہ اجتماعی ضروریات پر انفرادی تقاضوں کو اگر قربان بھی کرنا پڑے۔ تو انہیں قربان کر دیا جائے۔ قریب کے فائدے کو دور کے فائدے پر قربان کر دیا جائے۔ لیکن عدل ہمیشہ مد نظر رہے۔ یہ نہایت ہی جامع تعلیم ہے۔ ایک طرف اجتماعی حقوق کی حفاظت کی تلقین کی گئی ہے۔ تو دوسری طرف انفرادی حقوق کی یہی وہ توازن ہے۔ جس کی دنیا کو آج ضرورت ہے۔ آج کل ہمیں ہوتی ہی۔ اور پوچھا جاتا ہے کہ کیا عدل مقدم ہے یا فرد۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ

جماعت اور فرد دونوں کے حقوق ہیں۔ اور دونوں کے حقوق کا مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ فرد اور جماعت کی بحث کا ختم ہونا بھی یہ ثابت ہے۔ کہ حقیقت جماعت اور فرد دونوں کو چاہتی ہے۔ اور اس حقیقت کو صرف قرآن شریف نے پایا اور اسی نے بیان کیا ہے۔

ابتداء اسلام کے چاروں خلفاء کے انتخاب کا حال تاریخ میں درج ہے۔ جس ماحول میں یہ انتخاب ہوا۔ اور جس طریق سے ہوا۔ اسی سے پوری طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام انتخاب کے اصول کو سمجھتا ہے۔ حضرت ابو بکر کے انتخاب کے وقت انصار اور مہاجرین میں دینی کاموں کے لئے ایک قسم کی رقابت تھی۔ یہ رقابت دشمنی کی وجہ سے نہ تھی۔ بلکہ خدمت دین میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی خواہش کے نتیجے میں تھی۔ اسی لئے انصار نے اپنے آپ میں سے ایک خلیفہ منتخب کر لیا۔ لیکن بعد میں جلد ہی انہیں یہ بات سمجھ میں آئی۔ کہ اسلام اور دین کا اتحاد یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ کسی مہاجر کے نالہ پر جمع ہو جائیں۔ جس پر حضرت ابو بکر خلیفہ منتخب ہو گئے۔ حضرت عمر کے وقت ابو بکر نے نامزد کیا۔ لیکن خود حضرت ابو بکر اور دوسرے مسلمان یہ جانتے تھے۔ کہ یہ نامزدگی آج کل کے اصطلاحی معنوں میں نامزدگی نہیں بلکہ جمہور مسلمانوں کے لئے ایک تجویز تھی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر نے ہدایت فرمائی۔ کہ میری تجویز کا اعلان کرو۔ اگر لوگ مان لیں۔ تو حضرت عمر کے نالہ پر جمع ہو جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت عثمان کے انتخاب کے وقت حضرت عمر ایک عیسائی غلام کے اچانک حملے سے مدحال ہو کر بستری مرگ پر پڑے تھے۔ آپ نے مشورہ کر کے چھ صہابہ رضی اللہ عنہم کی ایک کمیٹی بنا لی اور کمیٹی کے نکلنے پر حضرت عبدالرحمن بن عوف تھے۔ جو تین دن مدینے میں پھرتے رہے۔ اور جمع شدہ لیڈروں اور جرنیلوں کی رائے معلوم کرتے رہے۔ اور اس مشورے کے نتیجے میں حضرت عثمان کا نام تجویز ہوا۔ اور جب مسجد میں بے تاب مسلمانوں کے سامنے اس تجویز کا اعلان ہوا۔ تو انہوں نے خود اسے قبول کر لیا۔ حضرت علی کے انتخاب کے وقت جو اختلاف ہوا۔ یہ نہ تھا۔ کہ مسلمانوں میں ایک فریق ایک شخص کو خلیفہ بنانا چاہتا تھا۔ اور دوسرا فریق کسی دوسرے شخص کو بلکہ اختلاف یہ تھا۔ کہ بعض لوگ چاہتے تھے۔ انتخاب خلافت کو ابھی رہنے دیا جائے۔ اور حضرت عثمان کے شہید ہونے سے جو نقصان ہوا ہے۔ اسی کی تلافی پہلے کی جائے۔ لیکن دوسرے یہ چاہتے تھے۔ کہ خلافت کا انتخاب بہر حال پہلے ہو۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر دیا۔ لیکن حضرت علی نے یہ سمجھتے ہوئے کہ خلافت کا انتخاب انتخاب عامہ کو چاہتا ہے۔ یہ کہا کہ ان سے بھی پوچھ لو۔ یعنی ان سے بھی چاہتے ہیں۔ کہ انتخاب خلافت کو ابھی رہے۔ اور اسی پر جواب ملا۔ کہ انہیں کوئی اعتراض نہیں۔ اسی پر حضرت علی منتخب ہوئے۔ باقی

بچوں کے نفسیات

نفسیات کی کتابوں میں عمر ترتیب کے لحاظ سے بچوں کی جسمانی اور دماغی نشوونما کی رفتار کو نقشوں کے ذریعہ دکھایا جاتا ہے۔ ایسے نقشوں کو دیکھ کر بچے کے متعلق فیصدہ کیا جاسکتا ہے کہ اس کی رفتار ترقی اس کی عمر کے مطابق ہے یا نہیں۔ مثلاً پندرہ سال کے اندر اگر بچے کھڑے ہونا اور چلنا سیکھ لیتے ہیں۔ دو سال کی عمر میں وہ دوڑنا اور بولنا سیکھ لیتے ہیں۔ دو سال سے پانچ سال تک کی عمر میں ان کی جماعتی اور تعدادی زندگی کا آغاز ہوتا ہے اس عرصہ میں بچے میں خود اعتمادی بھی پیدا ہو چکتی ہے۔ خود کپڑے پہن لینا، اتار لینا، اور تیز سے دوسروں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا پینا بھی آجاتا ہے۔ پانچ چھ برس کی عمر میں بچہ گویا اچھا خاصا انسان بن جاتا ہے کہتے ہیں آٹھ دس سال کی عمر کا بچہ اپنی مادری زبان کے فریباً تین چار ہزار الفاظ سے واقف ہو جاتا ہے۔ چھ سال کی عمر میں وہ سکول جا کر پڑھنے کے قابل ہو جاتا ہے اور دوسرے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر سبق لینا اور اپنے ہم عمر کے ساتھ مل کر کھیل کود میں حصہ لینا بھی اس کے لئے ممکن ہو جاتا ہے۔

سرسری مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بچہ اسکول میں داخل ہوتا ہے تو وہ بالکل ایک صاف تختی کی طرح ہوتا ہے اور نیک و بار بننے یا علم و ہنر سیکھنے کی ابتدا اس عمر سے ہوتی ہے۔ جس میں بچہ اسکول جانا شروع کرتا ہے۔ لیکن یہ بات بالکل غلط ہے۔ ہر بچہ کی کچھ افادہ طبع ہوتی ہے اس کی کچھ ذاتی صلاحیتیں اور قابیلیتیں ہوتی ہیں۔ ان سب کا حال بچپن ہی میں کھلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچے ورتے میں بہت کچھ لے کر آتے ہیں اور اپنے ماحول سے بھی وہ ابتدائی زمانے میں ہی بہت کچھ اخذ کر لیتے ہیں اس میں شک نہیں بچپن کی علامتوں سے آئندہ کے حالات کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے۔ چاہے وہ علامتیں نمایاں ہی کیوں نہ ہوں۔ بعد میں وہ سب کو نظر آنے لگتی ہیں۔ لیکن بچپن میں وہ اکثر نظر انداز ہو جاتی ہیں۔ اکثر بچے عجیب حرکتیں کریں۔ تو بھی والدین بہت زیادہ متفکر نہیں ہوتے۔ دماغی بیماریوں کے متعلق جو لوگ تجربہ رکھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اکثر دماغی مریضیں دراصل بچپن کے زمانے سے ہی مریضیں پیدا آتے ہیں۔ اس وقت مریض کی علامتوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ علامتیں مریض کی ابتدا میں ہی یہ ضرور ہے۔ کہ بچپن کے بعد جو درمیانی عمر آتی ہے۔ اس میں

بچپن کے بہت سے کرائف دہ جانے ہیں۔ لیکن بچے کی زندگی سے خارج نہیں ہو جاتے۔ اگر بچے کی دلچسپیاں اس کے متنازل اور اس کے جذبات ایک متوازن شکل اختیار کر جاتے ہیں تو اس سے اچھی اور کیا بات ہو سکتی ہے اگر بچپن سے بلوغت اور بلوغت سے پختہ عمر تک انسانی نشوونما صحت اور توازن کی حدود کے اندر ہوتا چلا جائے تو سب کچھ ٹھیک رہتا ہے لیکن اگر کسی وجہ سے کسی طبعی اعضاء کی کمزوری کی وجہ سے کسی صدمہ کی وجہ سے یا کسی اور غیر معمولی واقعہ کی وجہ سے یہ توازن بگڑ جائے تو پھر بڑی عمر میں انسان کی حالت ایسی ہونے لگتی ہے کہ گویا وہ ابھی اپنے بچپن میں ہے وہ عمر میں بڑا ہے۔ لیکن جذبات میں، نیل جول میں، خاص حالات کا مقابلہ کرنے میں، یا م عام مشکلات کا سامنا کرنے میں اس کی کیفیت بچوں کی سی ہوتی ہے۔

جنون کی بہت سی تعریفیں ہیں لیکن ایک تعریف ایسی ہے جس میں جنون کی بہت سی علامتیں آجاتی ہیں۔ اور وہ یہ کہ جب عمر بڑی ہو اور دماغی ذہنی اور جذباتی کیفیت بچپن کی سی ہو تو اسے جنون کہتے ہیں۔ عمر نا دیکھا گیا ہے کہ بڑی عمر میں جب کوئی دماغی نشوونما پیدا ہونے لگتے رہے تو گویا بچپن کی عادت واپس آنے لگتی ہیں۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ بچپن بڑی عمر کا پیش خیمہ ہوتا ہے یہ ایک بڑی بھاری حقیقت ہے۔ بچپن کے حالات بڑی عمر کے حالات کے بموجب سبھی ہوتے ہیں اور ان کا سا بچہ بھی اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بچپن کی زندگی کس قدر اہم ہے۔ انوس ہے علم انفس ابھی یہ بتانے سے ناہم ہے۔ کہ بچوں کی زندگی کے متعلق وہ کیا احتیاطیں ہیں جن کے اختیار کرنے سے بچوں کی آئندہ زندگی یقینی طور پر صحت دہی اور ان کے اپنے لئے اور دوسروں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ علم انفس ابھی یہ کہہ سکتا ہے کہ بچوں کو ہر قسم کے غلو سے بچایا جانا چاہیے اور بچانا بھی اس طرح چاہیے کہ یہ بچانا خود دہال جان نہ بن جائے۔ اکثر والدین اپنے جذبات کا حق رائے بچوں میں منتقل کر دیتے ہیں۔ اس سے بچہ پایا جاتا ہے کہ والدین کی اپنی زندگی بڑی متوازن اور پر امن ہوتی چاہیے وہ محبت اور اطمینان کا ایک سرچھ ہونا چاہیے۔ بچوں سے محبت کے اظہار میں بھی ایک درمیانی روش نہایت ضروری ہے یہ نہ ہونے کے نچے ماں باپ کی محبت کو توستے رہیں اور نہ یہ ہو کہ ماں باپ ان سے اتنی محبت کریں کہ وہ بڑے ہو کر کسی اور طبعی تکلیف کو قبول ہی نہ کر سکیں۔ زیادہ ۲

ربوہ میں دھوبیوں۔ حجاموں۔ سفوں۔ اور نزل کی ضرورت

کی ضرورت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ جماعت احمدیہ کا مرکز ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ قانچہ ہے۔ اور جلد دفتر صدر انجمن احمدیہ دھوبیوں کے نزدیک جدید یہاں باقاعدہ کھل گئے ہیں اس کے علاوہ اور بھی احمدی آبادی قائم ہو چکی ہے جس کے لئے ضروریات زندگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ یہاں دھوبیوں۔ حجاموں۔ سفوں۔ نجاروں وغیرہ کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ بالا کارکن جو رہنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں۔ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ۔ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ پر فوراً بھجوادیں تا ان کو اجازت نامہ دی جا سکے۔

نوٹ:۔ عبدالحمید صاحب دھوبی جو قادیان کے رہنے والے ہیں۔ وہ یہاں آ کر آباد ہوں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ لاہور میں ہیں۔ جماعت احمدیہ لاہور ان کو اطلاع کرے۔ ایام فسادت میں یہ نوجوان قادیان میں گرفتار ہوا اسے گورداسپور جیل میں لے جایا گیا تھا۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

مورخہ ۲۹ ۳۰ کو میرے والد صاحب کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔
خاکسار عبدالرشید ولد بابو عبدالغنی احمدی
انابولی حال لودھراں ضلع مظان

میرا والدہ مکرمہ عمرہ چار ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور شفقا عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

خاکسار:۔ محمد دین

محترم محمد عبداللہ سنگھ لڑکا بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کریں۔

(محمد ابراہیم سکندر دیوان سنگھ)

میرے خلاف محکمہ نہر میں مقدمات بنائے گئے ہیں۔ جن میں دشمن ملازمت سے برطرف کرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

محمد ابراہیم پٹواری ہنر دار ٹریڈ سیرسے عزیز دوست جو ہڈی غلام محمد شہر کی اہلیہ صاحبہ ایک ماہ کے عرصہ سے بیمار ہیں اور سیرپور سڈھ ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔ دھوبیات تائیں

دعائے مغفرت

میرا بھائی محمد احمد عمر ۱۱ سال ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد سوخا گیا۔ اپریل ۱۹۲۹ء کے صبح ہمیں دروغ مفارقت دے گیا۔ روح نہایت نیک اور مخلص ہوئی تھا۔ احباب دعائے مغفرت فرمادیں۔
(محمد صدیق صاحب ازہمائی سرگودھا)

خاکسار کابھائی حفیظ الرحمن احمدی فطرنجمن شد خانپور۔ ضلع مظان پاڈوں پر چوٹ لگنے سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کے لئے التجا ہے

(خاکسار ملک محمد افضل بھیردی حال خانپور) "علاقہ ہذا میں ایک معزز دوست کے احمدی ہونے کے باعث لوگ بہت مشتعل ہو رہے ہیں۔ ہمیں نقصان پہنچانے کیلئے ہر طریق سے کوشاں ہیں۔ افسران بالا کے پاس دفتروں پر اور درخواستوں کے ذریعہ سے تبدیلی کی کوشش بھی جاری ہے۔ دو دیشان احمد۔ صاحب میجر مورخہ علیہ السلام اور جماعت کے سب اہل حق سے عاجزانہ طور پر درخواست دہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اشرار کی تمام مساعی کو خاک میں ملا دے۔ اور احمدیت کی فتح و نصرت فرمادے۔ اور ہمیں استتقلال اور استقامت عطا فرمائے رکھے۔"

احقر محمد ابراہیم شاہ احمدی مدرس موسس ضلع شیخوپورہ

میرے والدین اور دیگر متعدد رشتے دار مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

شیخ جمیل احمد رشید جی لے لاہور خاکسار کی والدہ ایک عرصہ سے بجاہتہ تپتی بیمار ہے۔ دستوں سے دھماکی درخواست ہے۔ عبدالرحمن خان ازکراچی

صحت اور زیادہ پریشانی سے بھی بچوں کو بچانا ضروری ہے۔ بچے جب ڈار بڑے ہوں۔ تو ان کو کام ایسے دیے جائیں جو ان کی لیاقت اور طبیعت کے مطابق ہوں اور زیادہ مشکل ہوں زیادہ آسان۔

(پروفیسر ایم۔ اسلم کی نشری تقریر سے اقتباس)

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج

تحریک جدید کے دفتر اول کے بندھوں سال کے وعدے اور چھ ماہ تک سو فی صدی ادا کرنے والے مجاہدین کی فہرست دیتے ہوئے گذشتہ شمارے میں لکھی گئی تھی۔ پانچ ہزار تک ادا کر دیا ہے اور اس کا نام گذشتہ فہرست میں اس فہرست میں نہیں آیا تھا۔ خود دفتر وکیل اہل تحریک جدید رتبہ کو لکھا جاتی ہے۔ سوائے بیرونی ممالک کے احباب کو اس کے نام آئندہ انشاء اللہ تاملے شائع کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ دفتر دوم کے سالانہ فوج کا وعدہ سونپھ دی پورا کرنے والوں کی فہرست بھی آئندہ اسی طرح انشاء اللہ تاملے شائع ہوگی۔

پاکستان اور پاکستان کے ماہر کی تمام جماعتوں اور برادرانہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو یہ نوٹ لکھا جائے کہ ہم تم تک وعدوں کی ادائیگی نہیں سنبھال سکتے اور ان میں شامل کرتے ہیں۔

تحریک جدید کے مجاہدین کو یہ تو یاد دہانی ہو کہ بیرونی ممالک کے مبلغین کے ششماہی اول کے احراجات وہ جوں جوں اپنی پینگی ارسال تھے جانتے ہیں اور ان ہی ایام میں وقت بحیثیت طالب علم درسگاہوں میں بھی داخل کئے جاتے ہیں اور ان کے احراجات کا اکثر حصہ فیس و کتب وغیرہ پیشی ادا کیا جاتا ہے۔ اس طرح تحریک جدید کو سنی اور جوں میں بہت بڑی رقم کی ضرورت ہوتی ہے اور ۳۱ ماہ تک وعدے ادا کرنے والے احباب سانبھوں اولوں میں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے چھ ماہ سے پہلے اپنے وعدے کو پورا کیا اور سلسلہ کو عین ضرورت کے وقت فائدہ پہنچایا۔

پہنچایا۔ میں ایسے احباب سانبھوں اولوں میں ہیں پاکستان اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کو اپنے وعدے اور چھ ماہ تک ادا کر دینے چاہئیں۔ انشاء اللہ تاملے توینق بخشنے۔ فہرست یہ ہے۔

- | | |
|--|-------|
| چوہدری عبد الکریم صاحب چک بنڈ | ۱۰-۰۰ |
| عبد اللہ خان صاحب بیٹواری ڈیرہ | ۳۱-۰۰ |
| حوالہ لاکھڑا بشیر احمد خان صاحب گجرات | ۹-۰۰ |
| فضل محمد صاحب برسیاں وارے | ۱۳-۰۶ |
| محمد شفیع صاحب نیشنل پوسٹل سڑی بہاولپور | ۶-۰۰ |
| چوہدری فضل الہی صاحب کھاریاں | ۶-۰۰ |
| ہاجرہ سلیم زوجہ فضل الہی صاحب | ۱۲-۰۰ |
| رحمت بی بی صاحبہ | ۷-۰۸ |
| سلیم بی بی صاحبہ دختر | ۷-۰۸ |
| نور بیگم صاحبہ زوجہ سلطان احمد صاحب | ۷-۰۸ |
| فضل بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبد الرحمن صاحب | ۱۱-۰۸ |
| زینب بی بی والدہ مولوی عبدالرحمن صاحب کھاریاں | ۱۱-۰۰ |
| غلام محمد صاحب شیخ پور گجرات | ۵-۰۸ |
| میاں فتح عالم صاحب دھارو والیہ | ۲۵-۰۰ |
| فضل الدین ولد بیوں گوٹیکے | ۵-۰۶ |
| میاں نور الدین صاحب دھارو والیہ | ۱۵-۰۸ |
| میاں احمد الدین صاحب ڈنگ گجرات | ۱۲-۰۶ |
| رشیم بی بی صاحبہ والدہ عطا محمد صاحب دھارو والیہ | ۶-۰۸ |
| منشی سلطان احمد صاحب بکر گریڈ | ۷-۰۸ |
| غلام محمد صاحب چوکانوالی | ۱۲-۰۸ |
| ملک اللہ رکھا صاحب گجرات | ۵-۰۶ |
| نورب خان صاحب فتح پور | ۵-۰۶ |
| دیوان علی صاحب سرانے قانگیر | ۱۶-۰۰ |
| عبد الحق صاحب | ۶-۰۶ |
| محمد عبد اللہ صاحب | ۶-۰۶ |
| ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کراچی | ۸-۰۵ |
| ابلیہ صاحبہ | ۹-۰۶ |
| میاں خان صاحب سید راول | ۱۰-۰۶ |
| محمد و محمد صاحب کھار گجرات | ۱۰-۰۰ |
| چوہدری غلام حسین صاحب نیامکھ جیلیم | ۱۲-۰۰ |
| سعید مبارک احمد صاحب | ۱۲-۰۰ |
| ملک عبد الدین صاحب ایبٹ آباد | ۲۵-۰۰ |

- | | |
|--|--------|
| صوبیدار ڈاکٹر غلام محمد صاحب مٹھی ہسپتال کراچی | ۲۰-۰۰ |
| رائیہ صاحبہ اہلیہ | ۲۱-۰۰ |
| کیٹن محمد وسیم صاحب کھیل پور | ۱۲۰-۰۰ |
| شیخ غلام جیلانی صاحب دہلیش قادیان | ۱۳۰-۰۰ |
| ملک سلطان محمد صاحب کورٹ لٹریچر خاں | ۹۲۰-۰۰ |
| سرور سرخرو خان صاحب | ۵۰-۰۰ |
| مروانہ نوحہ صاحبہ اہلیہ مرہومہ | ۱۲۵-۰۰ |
| ڈاکٹر عبد لقیہ صاحبہ اہلیہ موجودہ | ۱۲۵-۰۰ |
| راشدہ سلطانہ صاحبہ | ۵۰-۰۰ |
| سلطان رشید خان صاحب | ۵۰-۰۰ |
| ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب چک بی بی خاں | ۱۸۶-۰۰ |
| میاں احمد شفیع صاحب قریشی جزل رحمت مہنوالی | ۱۰۰-۰۰ |
| قریشی محمد شفیع صاحب | ۱۸-۰۰ |
| بشیر احمد صاحب | ۲۹-۰۰ |
| ملک عزیز محمد صاحب وکیل ڈیرہ غازی خان | ۱۷۵-۰۰ |
| میاں عبد الرحمن صاحب دکاندار | ۲۷-۰۰ |
| محمد عثمان صاحب پشتر مدرس | ۸-۱۰ |
| تاجی اللہ بخش صاحب | ۱۲-۰۰ |
| استانی زینب بی بی صاحبہ | ۲۸-۰۰ |
| چوہدری عطا محمد صاحب تحصیلہ ارزوئے شریف | ۲۸۰-۰۰ |
| میر محمد خان صاحب بیٹواری | ۱۵-۰۰ |
| عبد القادر صاحب مدرس حاجی کاندہ | ۲۸-۰۰ |
| تاجی اللہ بخش صاحب مہمانی | ۱۵-۰۰ |
| ملک عزیز احمد صاحب بی بی ڈرہ حسین ایبٹ آباد | ۱۱۰-۰۰ |
| مولوی محمد عرفان خان صاحب اپیل نویس ناسرہ | ۵۵/۰۰ |
| مولوی رحمۃ اللہ صاحب ناسرہ | ۱۶-۰۰ |
| نور احمد عبد اللہ صاحب پشتر پشاور | ۱۹۶-۰۰ |
| مرزا عبد المجید صاحب پشتر پشاور | ۱۳-۰۰ |
| شیخ الہی بخش صاحب پشاور | ۱۵-۰۰ |
| امنا الحق صاحبہ والدہ مبارک اللہ صاحب | ۲۵۰-۰۰ |
| بشیر محمد رسم خان صاحب | ۳۲۰-۰۰ |
| شیخ عبد الرحمن صاحب نوشہرہ چھانڈی | ۱۰-۰۰ |
| محمد سفید خان صاحب ایڈووکیٹ مردان | ۲۰-۰۰ |
| سعید مبارک علی صاحب لادھیانوی | ۲۶-۰۶ |
| سعیدہ مبارکہ خاتون دختر | ۱۰-۰۵ |
| یار محمد صاحب پیدہ تحصیل مردان | ۸-۰۰ |
| سعید الدین صاحب مردان | ۱۷-۰۸ |
| میاں غلام حسین صاحب S-D-S-5 قاندا | ۲۵۰-۰۰ |
| ملک عبد الجبار خان صاحب پونی | ۸-۰۰ |
| ابلیہ صاحبہ | ۷-۰۰ |
| سید محمد سعید صاحب کونڈی ٹوں | ۸۵-۰۰ |
| امرا مین الدین صاحب نعلی کوٹ | ۳۰-۰۰ |
| خان صاحب کرامت اللہ ڈیرہ اسماعیل خان | ۱۹-۰۰ |
| چوہدری غلام حسین صاحب سفید پوش | ۶۱۳-۰۰ |
| ابلیہ صاحبہ | ۶۹-۰۰ |
| والدہ صاحبہ | ۵۶-۰۰ |
| شیخ عطاء اللہ صاحب مرحوم | ۵-۱۵ |
| ڈاکٹر عبد اللہ صاحب میسر | ۵-۱۵ |
| ابلیہ صاحبہ فقیر خان صاحب کھوکھول | ۵-۱۷ |

- | | |
|--|---------|
| امیر الدین صاحب سلیمت آسام | ۱۲-۱۲ |
| محمد برہیم صاحب ۱۱۷۵۶ | ۷-۰۶ |
| قریشی فضل تن صاحب سیکھوانی | ۵-۰۶ |
| حکیم مولوی قطب الدین صاحب | ۱۱-۱۲ |
| ڈاکٹر ایم۔ اے۔ عامر صاحب | ۲۶-۰۸ |
| N/O / جیبب اکھ صاحب | ۱۱-۰۰ |
| مرزا عبدالمنان صاحب بارہ نولا | ۱۵-۰۰ |
| قطب الدین صاحب مرحوم برسیاں | ۶-۰۶ |
| ابلیہ صاحبہ ڈاکٹر گوہر الدین صاحب | ۱۵-۰۶ |
| محمد اسحق صاحب دنبالہ | ۵-۰۳ |
| بشیر سعید صاحب اللہ شاہ صاحب | ۱۱۲-۰۰ |
| خواجہ ظہور شاہ صاحب | ۲۷-۰۰ |
| غوث محمد صاحب برسیاں | ۵-۰۵ |
| ابوالشیر محمد رحمت اللہ صاحب | ۱۵-۰۰ |
| محمد حیات خان صاحب مٹان | ۲۶-۰۰ |
| ملک عزیز احمد صاحب لودھراں | ۱۰-۰۰ |
| والدہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب لودھراں | ۱۸۰۸-۰۰ |
| ملک غلام رسول صاحب | ۸-۰۰ |
| ملک سعید بخش صاحب | ۸-۰۰ |
| ابلیہ مرحومہ ڈاکٹر عبد الحق صاحب | ۱۰/۰۰ |
| ملک عبد الرحمن | ۱۱-۰۰ |
| شیخ محمد حسین صاحب صد کلکتہ مریٹھ دینا پور | ۱۶/۰۰ |
| محمد سلیم سیکھڑی | ۱۳-۰۸ |
| محمد میر صاحب دینا پور مٹان | ۹-۰۸ |
| فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب | ۱۰-۰۸ |
| لینز فاطمہ زوجہ محمد وسیم صاحب | ۱۰-۰۸ |
| چوہدری رحمت علی صاحب علی پور | ۱۲-۰۰ |
| خدا بخش صاحب امیرانہ سیال | ۶-۰۶ |
| غلام احمد صاحب | ۷-۰۰ |
| نواب محمد صاحب اہلیہ چوہدری غلام عذرت علی پور | ۲۱-۰۰ |
| محمد علی صاحب چک سولہ | ۲۲-۰۰ |
| ملک عمر علی صاحب زمین کوچھڑ والہ | ۱۰۰۶ |
| سعید اہلیہ صاحبہ ویکان و سیدہ ام طاہرہ | ۱۰۰۶ |
| فضل کریم صاحب بی بی ماسٹر بی سکوول بوٹہ والہ | ۸۰/۰۰ |
| چوہدری بشیر احمد صاحب اہلیہ صاحبہ | ۲۲/۰۰ |
| غلام جعفر صادق صاحب | ۲-۰۶ |
| میاں حیات محمد خان صاحب ریکٹر کیتھولک ہسپتال پور | ۳۰/۰۰ |
| چوہدری محمد شفیع S-D-S-5 بہاولپور | ۱۷۵-۰۰ |
| مرزا سعید اللہ صاحب قادیان | ۲۶-۰۰ |
| ابلیہ محمد سلیم صاحب کھوکھول | ۲۰-۰۰ |
| ڈاکٹر فرزند علی صادق صاحب پشاور | ۵۵-۰۰ |
| محمد عبد اللہ صاحب چک پشاور | ۳۵-۰۰ |
| میاں اللہ وقتہ صاحب جھول | ۶-۰۰ |
| غلام قادر صاحب چک پشاور | ۱۳-۰۰ |
| چوہدری قطب الدین صاحب بہاولپور | ۱۵۳-۰۰ |
| ابلیہ صاحبہ مرحومہ | ۱۶-۰۰ |
| مولانا | ۱۰۰-۰۰ |
| چوہدری محمد برہیم صاحب میسر | ۶-۰۸ |
| ابلیہ صاحبہ | ۶-۰۸ |

۲۸۰۰/-	آزمیل مرحوم پوری محمد ظفر اللہ صاحب	۶۰ -	حکیم محمد عقیوب صاحب گلو حکمری	۲۰/-	ابلیہ صاحبہ سردار حسین صاحب عارف دارہ	۶۰ -	سردار خاندان صاحب ایک ۱۶۶ ہمارے پور
۱۰۵ -	منجانب ولد صاحب	۳۸ -	چوہدری محمد اسلم صاحب ۸-5-81 میرا سنگھ	۲۰ -	بچکان	۱۱۰ -	چوہدری نور شید احمد صاحب آباد
۱۰۵ -	والدہ صاحبہ	۱۵ -	قاسمی رشید احمد صاحب ال ۱۲۹ حکمری	۲۱/۰	ماسٹر محمد عبداللہ صاحب سندھ اہلیہ	۴۰ -	سید محمد حسین صاحب ایک ۱۶۶ فقیر والی
۵۵ -	عزیزی امہ انجی صاحبہ	۲۰ -	سردار نذیر حسین صاحب ایک ۱۶۶	۲۱/۰	ماسٹر محمد علی صاحب پیر پور سکول اور کالج	۳۹ -	شیخ فضل حق کارڈ ویو سے بہادر دل کھر
۲۷۵	والدہ عزیزی امہ انجی صاحبہ	۱۳ -	محمد بی بی صاحبہ اہلیہ	۲۶	شیخ عبد الحکیم صاحب ال بازار اور کالج	۸ -	عطار بی صاحب شرف پوری
۱۸ -	منشی محمد عاشق صاحب کنڑی سندھ	۲۰/-	حافظ عبدالرحمن صاحب عربی پچھری ۵۰ جولائی	۳۰	چوہدری عبدالواحد صاحب کلاٹہ ہاؤس	۵۰ -	علی شیری ایک ۱۶۸
۱۸۵ -	خان بہادر محمد ولد خاندان صاحب	۱۱	مرزا محمد شریف میکھا ڈی سی سی پٹنہ پٹنہ جیل حکمری	۲۲ -	محمد عبد العظیم صاحب چادر کلاٹہ ہاؤس اور کالج	۳۳	سید محمد ناصر علی صاحب ۱۱-۷-۱۱ ڈی سی پٹنہ حکمری
۲۵۶ -	ابلیہ صاحبہ	۲۰ -	خدا بخش صاحب گلو ضلع حکمری	۱۰ -	چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب پٹنہ شہر کالج	۲۴ -	منشی محمد عبد العظیم صاحب کنٹریبل حکمری
	غلام نبی طبرانی ایدہ احمد الدین صاحب زرگر کراچی	۲۸ -	خان رفیع الزمان خاندان صاحب سعید منزل کراچی	۲۲/۱	غلام سردار صاحب ایک ۵۵	۷ -	فتح بی بی اہلیہ
	حکیم فتح محمد صاحب ڈگری سندھ	۲۶ -	چوہدری شریف احمد صاحب پٹواری	۵۲/	خان محمد بی بی زوجہ سر	۶۵ -	محمد ارشد محمد سخیل صاحب بہار ڈی ۱۶۶
	صوفی غلام محمد صاحب صاحب کلاٹہ الف	۱۳-۸	حکیم عبد العظیم صاحب	۱۵ -	امنا حفیظ صاحبہ دختر	۱۶ -	ابلیہ صاحبہ
	مصفا بی بی صاحبہ اہلیہ	۸۰ -	سید شرافت حسین صاحب	۱۰ -	امنا الفیوم صاحبہ دختر	۱۶ -	والدہ بی بی زوجہ
	زر بی بی صاحبہ والدہ	۲۵ -	قریشی جلال الدین حسن علی مال حلقہ جنوبی کراچی	۶۰ -	ماہ محمد امین صاحب	۹ -	آمینہ بی بی زوجہ بنت
	چوہدری نصیر احمد صاحب انڈیا ایڈیٹ	۸۰ -	مرزا اعجاز احمد صاحب حلقہ جنوبی کراچی	۲۰ -	اسیرنگ صاحبہ اہلیہ روشن دین زرگر اکاڑہ	۸۰ -	منجانب حضرت خیر کریم علیہ السلام
	سید عیاض الدار صاحب محمود آباد		میاں عبدالحی صاحب اسٹنٹ فنانشل	۵ -	ابلیہ شیخ فیرز الدین صاحب اکاڑہ	۸۰ -	حضرت سید سعید علیہ الصلوٰۃ والسلام
	ابلیہ صاحبہ چوہدری نصیر احمد صاحب زرگر کراچی	۶۵ -	ادو اور کئی کئی کیشن کراچی	۸-۲	اشرفہ صاحبہ سیپاہی		محمد ارشد محمد سخیل صاحب بی بی زوجہ بچکان
	منشی انند کھا صاحب محمد آباد ایڈیٹ	۷۵ -	رشید احمد صاحب پاک میکس حلقہ جنوبی کراچی	۳۰ -	ملک برت اللہ صاحب کشتوال حکمری	۸۰ -	منشی محمد عبد العظیم صاحب دو ایلیاں
	عبد الحفیظ خاندان صاحب دیرو وال	۱۰	محمد زون صاحب	۲-۲	چوہدری عبداللہ صاحب ولہ نام کراچی	۲۵ -	ملک محمد شریف صاحب ایک ۱۶۶
	حکیم حفیظ الرحمن صاحب بشیر آباد ایڈیٹ	۲۰ -	میاں عبد الکریم صاحب ویو سے	۱۶ -	غلام نبی صاحب ایک ۱۱-۷	۱۳ -	شیخ نصیر احمد صاحب حکمری
	محمد عبداللہ صاحب امرتسری	۲۴	چوہدری فیض عالم خاندان صاحب	۱۲ -	عطاء محمد صاحب	۲۰ -	والدہ صاحبہ علیہ نصیر احمد صاحب
	چوہدری نبی احمد صاحب امرتسری	۲۳	ابلیہ صاحبہ	۲۵ -	تذیب احمد صاحب	۱۰ -	ابلیہ صاحبہ سید محمد شاہ صاحب
	ابلیہ	۷۵ -	منشی عبدالرحمن صاحب سید شریف پٹنہ	۵۰ -	شیخ عبد الحفیظ صاحب اکاڑہ	۹ -	رحمت اللہ صاحبہ سنوری
	چوہدری غلام احمد صاحب	۲۶-۵	ایم عبدالحق صاحب لہوا لوی مارتن روڈ	۲۰ -	فیض احمد صاحب ایک ۱۶۶	۷ -	سید سردار حسین صاحب عارف دارہ
	ابلیہ صاحبہ	۲۰ -	محمد سعید احمد صاحب مارتن روڈ کراچی	۲۰ -	رسول بی بی صاحبہ اہلیہ		
	شریف احمد لیسر	۱۲۵ -	ڈاکٹر محمد نسیم صاحب				
	شریف احمد ہید کنیشن پریس حکمری	۵۰ -	مرزا سردار محمد صاحب جہانگیر روڈ کراچی				
	محمد موصل صاحب کمال ڈیرہ	۶۵ -	منشی شریف احمد صاحب انڈیا ایڈیٹ ڈرگ ڈوڈ				

وقت میت کے متعلق
صدرا احمد کے متعلق
 تمام جہان کو چیلنج معہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے انعامات
 انگریزی دار دو میں، کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الدین سکندر آباد کن

اسناد و طباطبائی اشاعت
 ایسے تمام صحابہ و پیغمبروں نے اپنے اپنے کئی کئی حصے لکھے ہیں جو اب ہماری کتابوں میں شامل کرنا
 جو اور اسے مفید پایا ہو۔ ہر کرم جہد جہد ملو اور سند برائے اشاعت کیلئے تیار ہو۔ اور اسے
 مشکور فرماویں۔ - بیسویں نمبر نظام جان اینڈ سنٹر کو جہاں انوار

ملاڈ ریڈیو
 ماڈل MBS 147
 ذرائع بڑی آواز اور
 نواز




کیا آپ جانتے ہیں
 ہمارے اسٹاک میں
 ریڈیو الیکٹک ہاؤس ڈیال سنگمنیشن مال روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۱۵
 فریز روڈ فورٹ منیشن صدرا احمد فون نمبر

کہ دنیا بھر کے اکثر ریڈیو بنانے والے ملاڈ کمپنی کے نالوز استعمال کرتے ہیں اور مدد بھری آواز سننے کے ولادہ ملاڈ ریڈیو سے ہیں
 ملاڈ دور حاضرہ کا سب سے عمدہ ریڈیو سمجھا جاتا ہے

یونیورسٹی اور کالجوں اور ذرائع بڑی کے فلسفہ مال بڑھتی کے مطابق
 ہر کرم جہد جہد ملو اور سند برائے اشاعت کیلئے تیار ہو۔ اور اسے
 مشکور فرماویں۔ - بیسویں نمبر نظام جان اینڈ سنٹر کو جہاں انوار

مسمومہ مبارک کی قیمت فی تولہ ۲۸ روپے۔ فہرست منگوائیں :- دو خانہ نور الدین جو دھال بلڈنگ لاہور

جرام کی تحقیقات کے لئے طریقے

لندن ۲۶ اپریل۔ جگہ کے مہاجر اہل حق کی تعداد میں اضافہ ہونے کے باوجود سائنٹفک طریقوں سے پولیس چوروں، قاتلوں اور جعل سازوں کو زیادہ تعداد میں اور زیادہ سرعت سے گرفتار کر رہی ہے۔ ایک سالہ روایت میں پورے ایک چور کو یقین تھا کہ اس نے چوری کا ایک ایسا طریقہ معلوم کیا ہے جس کا کسی طرف بھی سراغ نہیں لگایا جاسکتا۔ پچھلے تو اس نے ایک حادثہ میں لٹائی پھٹی موٹر خریدی۔ پھر اس نے اسی قسم کی ایک موٹر چسپرائی اور لٹائی پھٹی موٹر کے تمام پرزے بدل ڈالے۔ لیکن جیب ایک قانونی ڈزٹ کے سلسلہ میں پڑ گیا۔ پولیس کے ماتھے میں پہنچی تو انہوں نے دیکھا کہ شین کے مختلف پرزوں پر لٹائی سے گھسنے کے بہت سے معمولی نشان موجود ہیں۔ یہ مقامات پور کیسیل اور گائے گئے اور جیب انہیں ایک دو چور اور تھک گم کیا گیا۔ تو ان پرزوں کے اصل نمبر بالکل نمایاں ہو گئے۔ موٹروں کے ڈھانچوں کی شناخت کے بھی نئے طریقے معلوم کئے گئے ہیں جو جرحل سازوں کے لئے شہاویں کا نیا استعمال بہت پریشانی کا موجب ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی ماہر جعل ساز کیوں نہ ہو۔ ان کے استعمال سے چیک یا دستاویز سے ملتی ہوئی عبارت نمایاں ہو جاتی ہے اور یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ دستخط جعلی ہے۔ عدہ سٹار۔

لندن ۲۶ اپریل۔ آئندہ ماہ فہم پر سے مساجد کو دور کرنے سے دو برسے فہم کے مکالمہ کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ عدہ سٹار۔

اٹلی کی طرف سے پاکستانی پٹن حاصل کرنے کی کوشش

لندن ۲۵ اپریل۔ اسٹار کو معلوم ہے کہ گزشتہ ہفتہ ہم میں اطالوی وزیر اعظم نے سربراہی وقت سفارت سے مذاکرات کے دوران میں یہ درخواست کی تھی کہ اٹلی کو پاکستانی پٹن کی کوشش کی جائے۔ اور اس لئے اس کا جواب یہ ہے۔

معلوم ہے کہ مسٹر بیاتو نے اس وقت یہ درخواست کی اور یہ کہ جب تک یہ اور میں متاثر نہیں ہوگا۔ اٹلی کے کے راستہ پاکستان وہاں پر جانے کی دعوت دی گئی ہے۔ لیکن وزیر اعظم کا خیال ہے کہ وہم میں مزید گفتگو کسی سیاسی اہمیت کی حامل نہ ہوگی۔ اور چونکہ انہیں مصر، عراق اور ایران کی حکومتوں کے جہان کی حیثیت سے قاہرہ، بغداد اور طبرستان بھی جانا ہے۔ اس لئے ان کے پاس بہت کم وقت بچے گا۔

اس ہفتہ کے آخر تک مسٹر بیاتو، علی خان کی لندن سے روانگی کی تاریخ معلوم ہو سکے گی۔ لیکن یہ ۲۶ اور ۲۷ مئی کے درمیان ہوگی۔ اس کے بعد اس میں تاخیر نہیں ہوگی۔

غیر ملکیوں کے اندراج کی سہولتوں میں اضافہ

لندن ۲۶ اپریل۔ حکومت برطانیہ نے ملک کے حالات کو نظر رکھتے ہوئے غیر ملکیوں کے اندراج کو سہولت کی سہولتوں میں ۱۳ جون سے ۱۳ دسمبر کا مقررہ کر دیا ہے۔

انجمن صحت کے ماہرین کراچی میں

کراچی ۲۶ اپریل۔ عالی انجمن صحت کے ماہرین طبرستان اور حکومت میں پہنچے۔ وہ مشرقی پاکستان میں طبرستان کی حالت کو دور کرنے کی کوششوں کریں گے۔ وہ ماہرین کے روز ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ زبان کچ میں اپنا سید کو اور کھانے پینے کے تہ سہولتوں کی حکومت سے مشورہ کریں گے۔

پاکستان لیگ کی زرعی اصلاحات کی کمیٹی

کراچی ۲۶ اپریل۔ پاکستان مسلم لیگ کی زرعی اصلاحات کی کمیٹی کا پہلا اجلاس صحت کو لاہور میں ہوگا۔ کمیٹی کی کئی کمیٹیاں متاثر ہو جائیں گی۔ اجلاس کی صحت کریں گے۔

زرعی کمیٹی کے کئی اجلاسوں کی سہولتوں کے لئے ایک سہولت پروگرام بنائے گی۔ کیونکہ مختلف صوبوں میں مختلف طریقہ کار درکار ہیں۔ ہندو کمیٹی ہر صوبے کے لئے علیحدہ طریقہ کار بنانے کا کام لیں گی۔

لبنان پیار سے خریدے گا

بیروت ۲۶ اپریل۔ اسٹار کو معلوم ہے کہ لبنان کی پارلیمنٹ ایک سو سو روپے پر غور کر رہی ہے۔ جس کے تحت فوج کی ضرورت کے لئے پالیسی لاکھ لیرا سے خریدی جائے گی۔ بہت جلد خریدے جائیں گے۔

دولت مشترکہ کانفرنس میں راج معاہدہ ہوجانے کی توقع ہے

لندن ۲۶ اپریل۔ توقع ہے کہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم ایٹوٹنگ، اسٹریٹ، میں اپنے دور سے اقتصادی اجلاس میں اصل آئینی مسئلہ پر ایک سو سو روپے کے معاہدہ کو پس لگے۔ جس کا مقصد راج معاہدہ کو دولت مشترکہ سے متعلق رہنا نہیں ہوگا۔ سربراہی وقت علی خان نے اقتصادی اجلاس سے قبل ڈیوٹنگ اسٹریٹ میں اسٹریٹ سے ایک خط لکھا تھا۔ اور یہ میں مسٹر بیاتو سے ملے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے مسٹر بیاتو کے ساتھ اپنے دور اندیشی سے پاکستان کے ساتھ بہت زیادہ دلچسپی لی۔ عدہ سٹار۔

شنگھائی کو پر امن طور پر کیوں نہ لے کر نکالی جائے

شنگھائی ۲۶ اپریل۔ اسٹار کے نامہ نگار مقیم شنگھائی نے شہر کو پر امن طور پر کیوں نہ لے کر نکالی جائے کی ایک تحریک کا اعلان کیا ہے۔ شنگھائی کے ممتاز صنعت کاروں نے ہیڈ کوارٹر پر یہ بات ظاہر کر دی ہے کہ بہترین طریقہ مقامی طور پر تصفیہ کا ہے اور انہوں نے کیوں نہ لے کر نکالی جائے سے رابطہ قائم کیا ہے۔

کیوں نہ لے کر نکالی جائے سے بھاگنے کے آخری راستہ کو بھی منقطع کر دیا ہے۔ کل رات انہوں نے شہر کے جنوب مغرب میں کاشنگ کے ریلوے جکشن پر قبضہ کر لیا۔ ۳۰ لاکھ سے زیادہ قوم پرست فوجوں کو جزدی طور پر گھیرے میں لیا جا چکا ہے۔ وہ لوگ کثیر تعداد میں ہتھیار ڈال رہے ہیں۔

جمہوریت پسندوں کی تباہ کرنے کی سرگرمیاں

لندن ۲۶ اپریل۔ انڈین نیشنل سوسائٹی کے ایک اجلاس میں جمہوریت پسندی کو تباہ کرنے کی سرگرمیاں کی گئیں۔ اسٹار نے انڈین نیشنل سوسائٹی کے ایک اجلاس میں جمہوریت پسندی کو تباہ کرنے کی سرگرمیاں کی گئیں۔ اسٹار نے انڈین نیشنل سوسائٹی کے ایک اجلاس میں جمہوریت پسندی کو تباہ کرنے کی سرگرمیاں کی گئیں۔

پناہ گزینوں کی تعلیم کی امداد

بیت المقدس ۲۶ اپریل۔ بلجیم کی پناہ گزینوں کی انجمن نے بیت المقدس میں ۱۳ ہزار پناہ گزینوں کے درمیان کپڑے تقسیم کئے۔

نئی شامی حکومت کو مبارکباد

دمشق ۲۶ اپریل۔ اسٹار سے ایک انٹرویو میں فارس الخوری نے کہا کہ چونکہ شام کی نئی حکومت کے ممبرانے اخلاقی اہلیت اور ممتاز صلاحیت کے حامل ہیں۔ اس لئے وہ بیحد پسند کیے ہیں کہ انہیں شام کی نئی حکومت کو مبارکباد دی جائے۔

مسئری مشن برطانیہ کی اور ڈنمارک

قاہرہ ۲۶ اپریل۔ مسر کے وزیر تعلیم علی بی بی نے اسٹار کو بتایا کہ مسر دوروں کی تعلیمی کمیشنوں کا معاہدہ کرنے کے لئے مسر مشن برطانیہ اور ڈنمارک دور کی روانہ کر رہا ہے۔ ان مشنوں کے جون میں روانہ ہونے والا اکتوبر میں وہاں آئے کی توقع ہے۔

افغانی وزیر اعظم کی اہمیت سے لاقا

دمشق ۲۶ اپریل۔ لبنان کے وزیر اعظم ریاض المصباح نے دمشق آئے اور انہوں نے شام کے وزیر اعظم اور شامی وزیر اعظم سے ملاقات کی شامی وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کی۔

شادی کرنے سے پہلے حکومت مشورہ کرو

دمشق ۲۶ اپریل۔ شام کی وزارت اعلیٰ نے ایک سرکاری اعلان جاری کیا ہے کہ شادی کرنے سے پہلے حکومت سے مشورہ کرو۔

بائشندہ کی کو غیر ملکی عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کی مخالفت کر رہا ہے۔ یہ ہے کہ وہ متعلقہ عورت کے چہل چلن کے بارے میں حکم کی مخالفت سے روکنے نہ حاصل کر لیں۔

انجمن صحت کی سرکردگی کرینگے

دمشق ۲۶ اپریل۔ فارس الخوری نے اسٹار کو بتایا کہ وہ اقوام متحدہ میں شامی وفد کا سرکردگی کرنے کے لئے جلد ہی ایک وفد روانہ ہونے کے لئے ہیں۔